سیرت

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

میں

طلباء کے لئے راہنمائی

محمد بدر الاسلام صدیقی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سیرتِ
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
میں
طلباء کے لئے راہنمائی

امامِ ربانی، غوثِ صمدانی، عارفِ حقانی حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سیرت میں اللہ تعالیٰ نے عجیب قسم کی جامعیت اور کاملیت واکملیت ودیعت فرمارکھی ہے، اس ذات وحدہ لاشریک نے آپ کو بے شمار کمالات، لاتعداد فضائل اور بے حساب مناقب کا جامع بنادیا ہے، آپ کی مقدس تعلیمات اور چاند تاروں کی مانند جگمگاتی سیرت میں ہمارے لئے زندگی کے ہر مرحلہ کے لئے دینی، روحانی، اور اخلاقی راہنمائی کا وافر سامان موجود ہے۔

آپ کے تمام مناقب وکمالات کا راز آقائے نامدار سرکارِ ابد قرار، مدنی تاجدار، امام الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین فداہ ابی واُمی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع و پیروی میں مضمر ہے۔ آپ نہ صرف اعمال، افعال، کردار اقوال اور اِرشادات میں اتباعِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ معیار پر پورا اُترتے ہیں بلکہ آپ فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہیں کہ آپ کے قلبی واردات، جذبات اور احوال میں بھی سیرتِ طیبہ کی کامل جھلک نظر آتی ہے۔

ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ.

حضرات سامعین! مَیں خود ایک طالبِ علم ہوں، حصولِ علم کی کوششوں میں مصروف ہوں، نیز آج کی اس تقریب کی میزبانی کا شرف مرکزی دارالعلوم اہلِ سُنت وجماعت ① کو حاصل ہے، اس بنا پر میں نے ''سیرتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میں طلباء کے لئے راہنمائی'' کے عنوان سے اپنا یہ مقالہ لکھا ہے جس کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، تلاش وجستجو کے نتیجہ میں آپ کی مُقدس سیرت میں تین ایسے اصولوں تک مجھے رسائی حاصل ہوئی جو ہم طالب علموں کے لئے مینارِ نور کی حیثیت رکھتے ہیں، ان اصولوں سے طلبہ کے والدین، سرپرست، خیر خواہ اور دیگر حضرات بھی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

---

① مشین محلہ نمبر ۱، جہلم، قیامِ پاکستان کے بعد غالباً ۱۹۴۸ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔

……﴿۱﴾……

حضرت امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید پڑھنے کے بعد اپنے والدِ ماجد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ ① سے اِکتسابِ علم شروع کیا جو ایک جید عالمِ دین اور کامل ولی تھے ان کی کوششوں، توجہات اور دعاؤں کی برکت اور قسّامِ ازل کی عطاء کے نتیجہ میں آپ نے بہت جلد عوام میں

---

① حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی علیہ الرحمہ نے حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل کی، اور آپ کے حکم پر علومِ ظاہری کی تکمیل فرمائی، شیخ کے وصال کے بعد اپنے شیخ زادے رکن الدین علیہ الرحمہ سے قادریہ چشتیہ صابریہ میں خلافت حاصل کی، (زبدۃ المقامات، ص/۹۱،۹۲) حضرت مخدوم علامہءِ وقت تھے بڑے بڑے فضلاء نے آپ سے سندِ تلمّذ حاصل کی، عوارف المعارف اور فصوص الحکم کا درس دیا کرتے، اتباعِ سُنت کا بہت خیال رکھتے، سننِ عادیہ سے بھی کوئی سُنت ترک نہ کرتے، تہ بند باندھتے، جوتے ذوقبالین (دو تسمے والے) پہنتے، اور عباداتِ مسنونہ کے بعد دعواتِ ماثورہ اور بعض وظائف واوراد بھی پڑھا کرتے۔ (زبدۃ المقامات، ص/۱۱۶)

حضرت مخدوم علیہ الرحمہ کے سات فرزندِ امجاد ہوئے اور سارے علم وفضل کی بلندیوں پر پہنچے۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

﴿۱﴾ حضرت شاہ محمد۔ ﴿۲﴾ شیخ محمد مسعود۔
﴿۳﴾ نام معلوم نہ ہوسکا۔ ﴿۴﴾ امام ربانی شیخ احمد۔
﴿۵﴾ شیخ غلام محمد۔ ﴿۶﴾ شیخ مودود۔
﴿۷﴾ نام معلوم نہیں ہوسکا۔ جواہرِ مجددیہ، ص/۸۔

دستگاہ حاصل کرلی، آپ کو ایسا شرحِ صدر حاصل ہوگیا کہ بڑے بڑے دقیق مسائل کو حل فرمالیا کرتے تھے۔

گرامی قدر حضرات سامعین! دورانِ تعلیم حضرت مجدد الفِ ثانی علیہ الرحمہ کے جس عمل مبارک کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کے سیرت نگاروں نے لکھا:

''جہاں کہیں دقیق عبارت ہوتی آپ اُسے نہایت وضاحت کے ساتھ حل کر کے حاشیہ پر تحریر فرمادیتے'' ①

اہلِ علم پر یہ مخفی نہیں کے طالبِ علم جب اپنے شفیق استاذ سے توجہ کے ساتھ سبق پڑھے، پھر ساتھیوں میں اس کا تکرار کر کے اسے یاد کرلے اس کے بعد اس کو تحریر کرلے تو اس کے نتائج نہایت حوصلہ افزاء اور تابناک مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں، امام برہان الاسلام زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ حضرت برہان الدین صدیقی صاحبِ ہدایہ کے شاگردِ رشید ہیں اپنی کتاب ''تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم'' میں اپنے اکابر کا یہ زریں ارشاد نقل فرماتے ہیں:

''مَنْ حَفِظَ فَرَّ وَمَنْ كَتَبَ شَيْئًا قَرَّ. ②

مفہوم اس کا یہ ہے کہ جس طالبِ علم نے صرف سبق یاد کرنے پر اِکْتِفاء

---

① حضرت مجدد الفِ ثانی قدس سرہ، سید زوّار حسین صاحب، ص/ ع، ۱۴۱۔

② تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم، ص/ ۸۹، مطبوعہ دارابنِ کثیر دمشق شام۔

کیا اور اسی پر اعتماد کیا تو یاد کردہ سبق کچھ عرصہ کے بعد ذہن کے ذخیرہ سے راہِ فرار اختیار کرلیتا ہے، لیکن جس خوش نصیب طالبِ علم نے سبق کو یاد کرنے کے بعد اسے لکھ لیا تو وہ علم اُس کے پاس مستقل طور پر رہے گا۔

بزرگوں کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنے اور عمل کرنے کے لائق ہے:

قَيِّدُوْا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ. (۱)

''علم کو لکھ کر اپنے ہاں قید کرلو''

---

(۱) علمائے کرام نے طلباء کو یہ نصیحت بھی فرمائی ہے

''کہ طالبِ علم کے پاس ہر وقت دوات وقلم موجود ہونی چاہئے تا کہ اساتذہ کرام اور مشائخ عظام سے جو فوائد سنے انہیں لکھ لے۔

تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم مع الشرحين، ص/۱۲۰، مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور

بلکہ اس سلسلہ میں ایک حدیث شریف بھی منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

يَاهِلَالُ لَاتُفَارِقِ الْمِحْبَرَةَ فَاِنَّ الْخَيْرَ فِيْهَا وَفِيْ اَهْلِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم مع الشرحين، ص/۱۲۱، مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور،

(ترجمہ: اے ہلال! دوات کو اپنے سے کبھی بھی جدا نہ کرو کیوں کہ بھلائی روزِ قیامت تک دوات اور اسے ساتھ رکھنے والوں میں باقی رہے گی۔)

اس کی شرح میں شیخ اسماعیل بن عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا قیامت تک اس میں بھلائی باقی رہنے کی وجہ یہ ہے کہ لکھنے والے کے لئے اس کی کتابت کے باعث ثواب قیامت کے دن تک لکھا جاتا رہے گا کیوں کہ ضرورت منداس سے فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔

تفهيم المتفهم على تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم ص/۱۱۷، مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور

﴿۲﴾

حضرت امامِ ربانی علیہ الرحمہ نے جس خلوصِ نیت اور طہارتِ قلبی سے حصولِ علم کی دُشوار گزار منازل کو طے فرمایا، دورانِ حصولِ علم جس اعلیٰ کردار اور حُسنِ عمل کا مظاہرہ کیا اس کی ایک جھلک آپ کے سیرت نگاروں کی اس تصریح سے نظر آتی ہے:

''کہ جب آپ کے اُستاذِ حدیث حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری (۱) علیہ الرحمہ نے درسِ حدیث کی تکمیل پر اپنی سندِ حدیث عطاء فرمائی تو ساتھ ہی اپنی جانب سے سلسلۂ عالیہ کبرویہ کی خلافت بھی عطاء فرمادی'' (۲)

اس سے عیاں ہے کہ آپ جب علومِ ظاہری کی تحصیل میں مشغول تھے تو اشغالِ طریقت سے بھی غافل نہ تھے جوں جوں آپ شرعی علوم میں ترقی کرتے چلے گئے طریقت کی منازل بھی طے فرماتے رہے، یہاں تک کہ جب ظاہری علوم کی تکمیل کا مرحلہ آپہنچا تو آپ طریقت کے مدارج بھی طے فرما چکے تھے، اُس وقت آپ کے اُستاذِ محترم نے جہاں علومِ ظاہری میں کامل پایا اور سندِ اجازت سے سرفراز فرمایا آپ کو باطنی معارف میں کامل پایا اور پیشوائی کے

---

(۱) صفحہ نمبر/۹ کا حاشیہ نمبر۳/ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) حضرت مجدد الفِ ثانی، سید زوّار حسین شاہ، ص/۱۴۱، ادارہ مجددیہ کراچی۔

منصب کے اہل پا کر اپنی خلافت کا تاج آپ کے مبارک سر پر سجا دیا، یہ تھا ہمارے ممدوح حضرت مجددِ الفِ ثانی علیہ الرحمہ کا طریقِ تعلّم اور حصولِ علم کا اسلوب۔

لیکن آج کل طالبِ علم برادری کا کیا حال ہے، ان کی شکل وصورت دیکھ کر یوں گمان گزرتا ہے کہ یہ دینی اداروں کے طلبائے علم نہیں بلکہ سکول و کالج کے آزاد منش سٹوڈنٹ (Student) ہیں، اُنہوں نے خیال کر رکھا ہے کہ علم کا مقصد عمل نہیں یا یہ کہ اس کے حصول سے فراغت کے بعد اس پر عمل کریں گے مدرسہ اور درسگاہ میں قرآنِ مجید کی ورق گردانی کر لی جاتی ہے ترغیب وترہیب کی آیات احادیث بھی پڑھی جاتی ہیں لیکن نہ جانے ان پر عمل کی نوبت کب آتی ہے۔ جس علم کا نتیجہ عمل نہ ہو وہ وبالِ جان ہوتا ہے ①۔ ایسے علم کو بزرگوں نے

---

① اللہ تعالیٰ نے بے عمل عالم کی مثال اس طرح دی ہے:

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا.

یعنی ایسا گدھا جس کی پیٹھ نے کتابوں کا بوجھ اُٹھا رکھا ہے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم قدس سرہ فرماتے ہیں:

''قولِ بے عمل اور عمل بے اخلاص نا قابلِ قبول ہیں تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور لوگوں کو سکھانا ہے'' ۔مخزنِ اخلاق، ص/۱۱۱۔

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

''علمائے بے عمل پارس پتھر کی طرح ہیں جو دوسروں کو سونا بنا دیتے ہیں لیکن خود پتھر کے پتھر ہیں، سب سے زیادہ عذاب بے عمل عالم کو ہوگا، علمائے بد وہ ہیں جو مخلوق کے نزدیک عزت کے خواہاں ہوتے ہیں، علماء کی سیاہی کا پلہ شہیدوں کے خون سے بھاری ہوگا۔ تعلیم وتعلم، ص/۶۵۔

حجابِ اکبر کہا ہے، ایسا علم بے فائدہ بلکہ ضرر رساں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّایَنْفَعُ. ①

الٰہی! میں ایسے علم سے پناہ کا طالب ہوں جو فائدہ بخش نہ ہو۔

﴿۳﴾

حضرت مجدد الفِ ثانی علیہ الرحمہ کی طالب علمانہ زندگی کی تیسری جہت جس کی طرف مَیں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے اپنے اساتذہ کا حُسنِ اِنتخاب ہے، آپ کے اساتذہ میں چار

---

① مشکوۃ المصابیح، ولی الدین تبریزی، ص/۲۱۷، میں بحوالہ احمد، ابو داؤد، ابنِ ماجه، ترمذی، نَسائی، درج ذیل الفاظ سے یہ روایت ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّایَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّایَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّاتَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّایُسْمَعُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں چار امور سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۱) وہ علم جو نفع نہ دے۔ (۲) وہ دل جس میں خشوع نہ ہو۔

(۳) وہ نفس جو سیر نہ ہو۔ (۴) وہ دُعا جو سُنی نہ جائے (قبول نہ ہو)

شخصیتوں کے نام آتے ہیں:

☆ حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد فاروقی علیہ الرحمہ۔ ①

☆ حضرت مولانا شیخ کمال الدین کشمیری علیہ الرحمہ۔ ②

☆ حضرت مولانا شیخ یعقوب کشمیری علیہ الرحمہ۔ ③

---

① صفحہ نمبر/۳، کا حاشیہ نمبر ایک ملاحظہ فرمائیں۔

② حضرت مولانا کمال الدین کشمیری المتوفی ۱۰۱۷ھ علوم ظاہری اور باطنی میں اسم با مسمی تھے سیالکوٹ اور لاہور میں عرصہ تک آپ کا درس جاری رہا، مخلوقِ خدا کثرت کے ساتھ آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر ظاہری و باطنی علوم کی پیاس بجھاتی رہی، حضرت مجددالفِ ثانی، علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی اور علامہ سعداللہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

حضرت مجددالف ثانی، سید زوّار حسین شاہ، ادارہ مجددیہ کراچی ص/۱۴۱۔

③ مولانا شیخ یعقوب کشمیری صرفی ۹۰۸ھ میں پیدا ہوئے، قرآنِ کریم حفظ کرنے اور تحصیلِ علوم کے بعد تلاشِ مرشد میں شیخ حسین حوارزمی کی خدمت میں سمرقند پہنچے، شیخ نے تکمیلِ اسباق کے بعد خرقہءِ خلافت عطاء فرما کر کشمیر روانہ کر دیا۔ آپ کی تصانیف کثرت کے ساتھ ہیں آپ کی کتب میں سے مغازی النبوۃ خطی کا عکس اور ''روائح'' مطبوعہ نول کشور لاہور، خانقاہ سلطانیہ کے ذخیرۂ کُتب میں موجود ہیں۔ جمعرات/۱۲، ذی قعدہ، ۱۰۰۳ھ، کو بمقام کشمیر وصال فرمایا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

خزینۃ الاصفیاء، ۵۷۹، نزھۃ الخواطر، ج/۵، ص/۴۳۹۔

حضرت مجددالفِ ثانی قدس سرہ نے آپ سے طریقۂ کبرویہ میں بیعت کی اور خرقۂ خلافت بھی پایا۔

☆ حضرت مولانا قاضی بہلول بدخشی علیہ الرحمہ۔ ①

ان میں سے پہلے آپ کے والدِ ماجد ہیں جو شریعت وطریقت کے مجمع البحرین تھے۔ ② دوسرے اساتذہ کے انتخاب میں یقیناً آپ کی رہنمائی اور مرضی شامل ہوگی، ان میں سے ہر ایک جہانِ علم کا ناپید وکنار سمندر ہے اس کے ساتھ ہی وہ صوفیاء میں سے سرآمد روزگار ہے، وہ قابلِ صد احترام نفوسِ قدسیہ ہیں جن کی دینی، علمی، عملی، اخلاقی اور ذہنی تربیت نے حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمہ کے مجدد الفِ ثانی ہونے کی بنیاد فراہم کی، حضرت شیخ المشائخ

---

① قاضی بہلول بدخشانی علیہ الرحمہ نے حدیثِ مسلسل کی اجازت شیخ معظم عبدالرحمٰن بن فہد سے حاصل کی، جو خود اور اُن کے آباء واجداد بلادِ معظمہ میں کبار محدثین سے تھے۔ ان کا گھر آباء واجداد سے بیت الحدیث تھا، حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے آپ سے درج ذیل کُتب کی روایت واجازت حاصل کی:

واحدی کی تفسیر اور ان کی تمام تالیفات، علامہ بیضاوی کی تفسیر اور ان کی تمام تصنیفات، صحیح بخاری اور ان کی تمام مؤلفات، مشکاۃ تبریزی، شمائلِ ترمذی، جامع صغیر، قصیدہ بردہ اور حدیثِ مسلسل۔

زبدۃ المقامات، ملخصاً ص/۱۹۱، ۱۹۲۔

② حضرت مخدوم عبدالاحد علیہ الرحمہ علومِ ظاہر وباطن سے محلّٰی ومجلّٰی تھے، علومِ عقلیہ ونقلیہ سے فراغت کے بعد آپ نے سلسلہ چشتیہ اور قادریہ میں خرقۂ خلافت پائی۔

تفصیل کے ملاحظہ ہو زبدۃ المقامات، ص/ ۱۴۵، ۱۴۶۔

خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ ① کی روحانی تربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا، اس مرتبہءِ عالیہ کی تکمیل میں آپ کی خدمات سب پر گراں ہیں۔

یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ آپ کے تمام اساتذہ صحیح العقیدہ اہلِ سُنت و جماعت مسلک کے حامی تھے، اپنے سلف صالحین کے برحق مسلک پر سختی سے کاربند تھے، پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ ان اساتذہ کا علمی سلسلہ سند صحیح العقیدہ جلیل القدر اساطینِ علم وعرفان پر مشتمل ہے، ② مقالہ کی طوالت کے خوف کے

---

① اسمِ گرامی محمد الباقی، والدِ گرامی کا نام قاضی عبدالسلام سمرقندی ۹۷۱ھ بمطابق ۱۵۶۳ء میں ولادت ہوئی، اور ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء میں وصال ہوا، حصولِ علم کا شوق ابتداء ہی سے جنون کی حد تک تھا حصولِ علم کی منازل بڑی سرعت سے طے کرنے لگے لیکن ایک مجذوب نے بڑے خیز انداز میں یہ کہہ کر ؎

در کنز وهدایه نتوان دیدارِ خدا
آئینۂ دل بیں که کتابے به ازیں نیست

آپ کی دنیا ہی بدل دی، آئینہءِ دل دیکھنے کی دھن سوار ہوگئی، بے قراری چین نہ لینے دیتی، کئی بزرگوں کے آستانوں پر حاضری دی متعدد مشائخ سے فیض حاصل کیا، بالآخر ماوراء النہر حضرت خواجہ درویش امکنگی علیہ الرحمہ کی بارگاہ سے خرقہءِ خلافت پایا، حضرت امکنگی علیہ الرحمہ نے خلعتِ خلافت سے نواز کر آپ کو ہندوستان روانہ فرمایا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کلیاتِ خواجہ باقی باللہ، زبدۃ المقامات، حضرات القدس۔

② شیخ الاسلام علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہنچنے سے پہلے حضرت مجدد قدس سرہ علمِ ظاہر میں درجہءِ عالیہ پر فائز ہو چکے تھے اور علمِ باطن میں بھی طریقہءِ قادریہ و چشتیہ وسہروردیہ کے مناہلِ عذبہ سے سیرابی حاصل کر چکے تھے، البتہ ابھی آپ پر فتح باب نہیں ہوا تھا اور اس کے لئے حضرت خواجہ جیسے فردِ اکمل کی ضرورت تھی، چناں چہ غیب سے اس کا سامان ہو۔ مقاماتِ خیر، ص/۴۸

پیشِ نظر صرف ایک مثال کی سماعت کے لئے آپ کی توجہات کا طالب ہوں:

آپ کے ایک استادِ حدیث حضرت مولانا شیخ یعقوب صرفی کشمیری ہیں، علم و عرفان دونوں جہتوں میں آپ کے مقام کا ہلکا سا تصوُّر یوں کیا جاسکتا ہے کہ آپ تاریخ میں جامی ثانی کے لقب سے معروف ہیں، آپ کے واسطہ سے سلسلۂ سندِ حدیث میں علامہ ابنِ حجر مکی ھیتمی المولود ۹۰۹ھ المتوفی ۹۷۳ھ حضرت امامِ ربّانی مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کے پرداداستاذِ حدیث ہیں (۱) وہ اپنے فتاوی کے مجموعہ ثانیہ جو فتاویٰ حدیثیہ (۲) کے نام سے معروف ہے

---

(۱) الامام الربانی عن الشیخ یعقوب الصرفی الکشمیری عن الشیخ حسین حوارزمی عن الشیخ الامام ابنِ حجر الھیتمی رحمة الله علیهم.

(۲) فتاوی حدیثیہ کے نام سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ مبنی براحادیث کتاب ہے، یا کسی اہلِ حدیث عالم کی تالیف ہے جس نے اپنے مسلک کے مطابق فتاوی اس میں جمع کئے ہیں، چناں چہ اسلامیہ کالج پشاور کے کُتب خانہ کے فہرست نگار لکھتے ہیں:

''فتاوی حدیثیہ (عربی) اہلِ حدیث کی تحقیق کے موافق مسائل کا جواب لکھا ہے۔

لباب المعارف العلمیہ ازمولوی عبدالرحیم مطبوعہ آگرہ

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ امام ابنِ حجر علیہ الرحمہ نے پہلے ایک فتاوی مرتب کیا جو کہ الفتاوی الکبری کے نام سے موسوم ہے، اس کی ترتیب کے بعد جو فتاوی مزید آپ نے تحریر فرمائے یہ اُن کا مجموعہ ہے۔

میں شیخ ابنِ تیمیہ ① کے بارے میں اپنی نفرتوں کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَايُقَامُ لِكَلَامِهٖ وَزْنٌ بَلْ يُرْمٰى فِيْ كُلِّ وَعْرٍ وَّحَزْنٍ وَّيُعْتَقَدُ فِيْهِ اَنَّهُ مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ غَالٍ عَامَلَهُ اللّٰهُ بِعَدْلِهٖ وَاَجَارَنَا مِنْ مِّثْلِ طَرِيْقَتِهٖ وَعَقِيْدَتِهٖ وَفِعْلِهٖ. آمين.②

مفہوم: خلاصہ یہ کہ شیخ ابنِ تیمیہ کے کلام کو کوئی وزن نہ دیا جائے بلکہ اسے وحشت ناک سخت کھردری زمین پر پھینک دینا چاہیے، اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ بدعتی، گمراہ، گمراہ کرنے والا، جاہل اور حد سے تجاوز کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ عدل کا برتاؤ فرمائے، ہم کو اس کے افعال، عقیدہ اور طریقہ سے بچا کر اپنی پناہ عطاء فرمائے، آمین۔

محترم ومکرم سامعین! علمی شجرہ، روحانی سلسلہ اور نسبی سلسلہ کے اکابر

---

① علامہ ابنِ تیمیہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ناموسِ رسالت کے تحفظ پر ایک مفصل کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ" تصنیف کی، قدرت کی کرشمہ سازی دیکھیے افسوس صد افسوس اس نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں متعدد بار توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا اور حاکمِ وقت نے سزا بھی دی، نامور محقق پروفیسر این میری شمل تحریر کرتی ہیں:

"ابنِ تیمیہ کو دمشق میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلینِ پاک کے نقش مبارک کی توہین کرنے کی وجہ سے غیر معمولی سزا سنائی گئی"۔

محمد اینڈ ہز میسنجر مؤلفہ این میری شمل، ص/۵۶، بحوالہ حفاظتِ ناموسِ حضور کی اہمیت، ص۴۴، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، لاہور۔

② الفتاوی الحديثيه، ص/۱۵۷.

سے حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کو دُرست نظریات وعقائد، عشقِ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے بارے میں خوش عقیدگی، بداعتقادی، بدعملی سے نفرت ورا ثتاً ملی۔

زندگی بھر اسلاف گرامی کے اس مُقدس ورثہ کو سینے سے لگائے رکھا، خود اس پر کاربند رہے، اسی کی تبلیغ وتلقین فرمائی اور اسی کی حفاظت کی خاطر قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت فرمایا، یہی نظریات آپ نے اپنے حلقہءِ ارادت اور اولاد میں منتقل فرمانے کی کوششیں کیں، اس کا بھرپور اظہار آپ کے لختِ جگر اور سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی علیہ الرحمہ کے وصال کے موقع پر ہوا، سوانح نگاروں نے بالاتفاق اس واقعہ کو نقل فرمایا کہ آخری وقت آپ سورۂ یٰسین کی تلاوت میں مصروف تھے یکا یک "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ" بآوازِ بلند فرمایا اور واصل بحق ہوگئے۔(۱)

آج بعض تاریخ ساز حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کو ابنِ تیمیہ کا وارث قرار دیتے ہیں اور اسماعیل دہلوی (۲) کو آپ کا صحیح وارث قرار دیتے

---

(۱) حضرت مجددالفِ ثانی، سید زوّار حسین شاہ، ص/۱۴۷۔

(۲) پھلت، ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوا، ابتدائی کُتب اپنے والدِ بزرگوار شاہ عبدالغنی فرزندِ اصغر حضرت شاہ ولی اللہ سے پڑھیں، آپ کی تالیفات: ایضاح الحق الصریح، منصب امامت، اصولِ فقہ، تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، رسالہ یک روزی، وغیرہ ہیں۔ حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں: (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہیں۔①

حضراتِ محترم! علمائے اہلِ سُنت، علمائے دیوبند اور علمائے اہلِ حدیث کے مدارس میں تقریباً ایک جیسا نصابِ تعلیم مروّج ہے فرق صرف چند جزئیات کا ہے ان تمام مدارس کے نصاب اصولی طور پر یکساں ہیں، لیکن کچھ مدارس سے فارغ التحصیل راسخ العقیدہ اسلاف کے نظریات کے حامی افراد ہوتے ہیں، جب کہ دیگر اداروں سے فراغت کی سند کے حامل افراد بدعقیدہ، بدعتی اور بے ادب ہوتے ہیں، یہ سب اساتذہ کے اثرات کا نتیجہ ہے، حضرت مجددالفِ ثانی علیہ الرحمہ کی سیرتِ مبارکہ کی روشنی میں ایک صحیح العقیدہ استاد کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے، کسی بدعقیدہ شخص کو اپنا استاد بنالینا اپنے آپ کو ہلاکت

(بقیہ) ''تقویۃ الایمان کی وجہ سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھرا، اختلافات پیدا ہوئے گھر گھر میں فساد برپا ہو، بھائی بھائی کا دُشمن بنا، اللہ اپنا رحم فرمائے۔

مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان، از حضرت ابوالحسن زید دہلوی، ص/۵۰۔

تقویۃ الایمان کتاب اہلِ سنت کے اتحاد کے مبارک سمندر میں پہلا منحوس پتھر ہے جس سے پیدا ہونے والی لہریں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ وسیع اور شدید ہوتی چلی جارہی ہیں، اس نامبارک کتاب نے اہلِ سنت کے اتفاق کو پارہ پارہ کردیا اور اس کے زیرِ اثر لاتعداد افراد گمراہ ہوئے، اور اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکیٰ۔

① تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخِ دعوت وعزیمت اور علمائے ہند کا شاندار ماضی۔

میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ①

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ
وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

---

① اُستاد والدین کی مانند انسان کا مربی ہوتا ہے، جس طرح ایک بچہ فطری طور پر اپنے ماں باپ کا دین، اخلاق کردار اور عادات اپنالیتا ہے اسی طرح ایک شاگرد کے سامنے اُستاد ایک نمونہ ہوتا ہے، اس کی تربیت کے زیرِ اثر اس کا رنگ ڈھنگ اختیار کرلیتا ہے، لہٰذا علماء نے فرمایا:

کہ ایک طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے استاذ کا انتخاب کرے جو ہم عصروں میں زیادہ علم والا ہو، تقوی اور ورع میں ان سے سبقت لے جانے والا اور عمر رسیدہ ہو، حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غور وفکر کے بعد حضرت حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ کو استاد اختیار فرمایا، آپ کا ارشاد ہے:

وَجَدْتُّہٗ وَقُوْرًا حَلِیْمًا صَبُوْرًا.

(میں نے حضرت حماد کو وقار، حلم اور صبر والا پایا)

نیز فرمایا: ثَبَتُّ عِنْدَ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ فَنَبَتُّ.

(میں حضرت حماد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ثابت قدمی سے رہا تو اس کے نتیجہ میں اس طرح ترقی کی جس طرح ایک پودا بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس مرتبہ پر پہنچ گیا)

تعلیم المتعلم مع شرح از علامہ ابراهیم بن اسماعیل، ص/۱۳، مطبعۃ مصطفی البابی، مصر۔

یہ مقالہ ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ ۳ر جون ۲۰۰۰ء کو مجدد الفِ ثانی
کانفرنس میں صاحبزادہ محمد بدر الاسلام صدیقی نے پیش کیا